ڈاکٹر غلام عباس
اسسٹنٹ پروفیسر شعبۂ اُردو
جامعہ سرگودھا، سرگودھا

کیٹلر کی لغت وقواعد: موضوعاتی مطالعہ

Jean JosuaKetelaar is the writer of the first book of study material of Urdu teaching based on lexical and grammatical instructions and samples of translation. This book has three major components,that is, grammar, lexicon and translation. This paper gives a comprehensive critical study of the contents of the book arguing that it is the first known instructional book of Urdu written by a Dutch scholar.

''معیار'' کے شمارہ جون* دسمبر۲۰۱۱ء میں ''کیٹلر کی لغت وقواعد۔۔۔چندنئ دریافتیں''[۱] کے عنوان سے راقم کے چندصفحات شایع ہوئے۔اس تحریر میں یہ ارادہ بھی ظاہر کیا گیا کہ اس کتاب کے مشمولات کا جائزہ ''کیٹلر کی لغت وقواعد۔۔۔موضوعاتی مطالعہ'' کے عنوان سے الگ سے پیش کیا جائے گا۔اسی دوران میں ''C ڈ'' کا شمارہ ۱جلدسوم،شایع ہوا۔اس میں ڈاکٹرمعین الدین عقیل کا مضمون بہ عنوان: ''اردو زبان کی اولین قواعد کا قضیہ۔روایت ،انکشاف،تعارف''[۲] Ã سے آیا۔ اس مضمون کا موضوع بھی کیٹلر کی یہی کتاب ہے۔اس مضمون میں جس احسن طر j سے کیٹلر کی قواعد کی دریافت سے لے کر @ کرشنا بھاٹیا اور کازوہیکو ماشیڈا کی تالیف:[۳]

The Oldest Grammar of Hindustani:contact,communication and colonial lagacy

-- کی روایت $ کا تفصیلی جائزہ پیش کیا گیا۔

ڈاکٹر گوپی چند نارنگ کی کتاب ''تپش نامہ ءتمنا''[۴] بھی اسی شایع ہوئی۔اس میں ایک مضمون بہ عنوان: ''اورنگ زیب $ کے زمانے کی اردو اور ہندوستانی یعنی اردوزبان کی پہلی گرامر'' شامل ہے[۵] اس میں اسی موضوع پر قلم اٹھایا گیا۔

''کیٹلر کی لغت وقواعد۔۔۔چندنئ دریافتیں'' میں یہ خیال ظاہر کیا تھا کہ اردوخوان طبقہ کے لیے کیٹلر کی کتاب پر اردوزبان میں کوئی اہم مضمون موجودنہیں۔ڈاکٹرمعین الدین عقیل اورڈاکٹر گوپی چند نارنگ کے مضمون شایع ہونے کے بعد یہ کہا جا سکتا ہے کہ اردو میں اب ان محققین کی دوتوجہ طلب تحریریں موجود ہیں۔یہ مقالہ تحریر کرتے ہوئے د V ما: ات کے علاوہ یہ دومضمون بھی راقم کے پیش Ã رہے ہیں۔ہردومضامین کی) رقرأت کے بعد کہا جاسکتا ہے کہ دونوں مضامین محنت سے لکھے گئے ہیں لیکن اب بھی ایک ایسی تحریر کی ضرورت ہے جس میں ایسا موادموجود ہو کہ محققین ،کتاب اوراس کے مشمولات کا واضح نقشہ ذہن میں لاسکیں اوران غلطیوں کی اصلاح بھی ہوسکے، جوان مضامین کے L درآ N ۔

تفصیلی گفتگو سے پہلے ''کیٹلر کی قواعد۔۔۔چندنئ دریافتیں'' میں ان کیے { نج میں سے چندایک یہاں پیش ہیں:

۱۔ کیٹلر کی قواعد کا ای- نسخہ را L آرکائیو ہیگ، ہالینڈ میں موجود ہے۔اس نسخے کی .$ یہ خیال کہ واحد نسخہ ہے؛ در - نہیں۔اس وقت - کیٹلر کی قواعد کے تین نسخے د* یفت ہو چکے ہیں* قی دو میں سے ای- پیرس اور دوسرا یو # میں موجود ہے۔[٦]

۲۔ اصل کتاب اس قدر مختصر نہیں جس قدر ڈیوڈ ملیس کے انتخاب میں شامل کی گئی ہے۔یہ لگ بھگ پونے دو سو صفحے کی کتاب ہے اور اس کا غا . حصہ ذخیرہ ءالفاظ کو محیط ہے۔

۳۔ کتاب لاطینی* ن میں نہیں بلکہ ڈچ* ن میں ہے۔

۴۔ ذخیرہ ءالفاظ (حصہ ءلغت) والے حصے میں تہجی M سے الفاظ اوران کے معانی درج کرنے کی بجائے الفاظ کی/ وہ بندی کی گئی ہے۔

۵۔ حصہ ءلغت میں ڈچ الفاظ کے سامنے ہندوستانی اور فارسی جمہ درج کرنے کی کوشش کی گئی البتہ بہت سے الفاظ ایسے ہیں کہ ان کا ہندوستانی جمہ تو موجود ہے لیکن فارسی جمہ موجود نہیں۔

۶۔ کتاب میں الفاظ کا ا5 رومن رسم الخط میں ڈچ طر j ہے۔نسخہ یو # میں ای- جگہ عربی حروف تہجی درج ہیں۔اردو طریق چند ہندسے اور کسریں درج ہیں۔

۷۔ کتاب کے آ میں چند مذہبی تحریوں کا جمہ کیاH ہے۔

۸۔ کتاب میں فارسی قواعد کا مختصر حصہ بھی موجود ہے۔

کتاب کی مجموعی سا # میں پہلے سرورق ہے۔اس کے بعدÜ کرنے والے کی جا$ سے مختصر تعارف ہے۔اس کے بعد کیٹلر کا کا ہندی (ہندوستانی)* ن کا تعارف اور فہر - مشمولات ہے۔اس کے بعد کتاب کا اصل متن شروع ہو* ہے۔اصل متن کے* رے میں ڈاکٹر@ کرشنا بھاٹیا لکھتے ہیں:

> "A glance at the table of contents reveals the unique format of the oldest Hindi grammar .It begins with the dictionary component It begins with dictionary component. In all other grammars the dictionary follows the grammar component....Main body of grammar consists of lexicon and grammar of Hindi language . the first seventy five pages are devoted to the lexicon of Hindi language. Vocabulary section shows that Ketelaar made an attempt to persian equalents of the Hindi lexical items but could not complee the persian section .[٧]

اس بیان سے+ ازہ ہو* ہے کہ وہ کتاب جسے عام طور پر قواعد کی کتاب کے طور پر دیکھا جا* ہے، ڈاکٹر بھاٹیا کے - د یے- اس میں لغت کا حصہ قواعد سے کہیں* یدہ ہے۔اس سلسلے کی ای- اور کاوش ۲۰۰۸ء میں سامنے آئی. # **oldest grammar of Hindustani**

The : contact, communication and colonial legacy

سامنے آئی۔ڈاکٹر@ کرشنا بھاٹیا نے ٹوکیو یونی ورسٹی آف فارن سٹڈیز کے ر ^ چ انسٹی ٹیوٹ آف لینگویجز اینڈ کلچرز آف

ایشیا اینڈ افریقا کے کازوہیکو ماشیڈا (Kazuhiko Machida) کے ساتھ مل کر کیٹلر کی یہ قواعد وین ترجمہ اور اصل نسخے کی عکسی Ü کے ساتھ شائع کی۔ یوں نسخہء ہیگ کے اصل متن کی Ü ، اس پر تنقیدی بحث اور کچھ انگریزی سامنے آئے۔ وہ لوگ جو ڈچ زبان نہیں جا... لیکن انگریزی جا... ہیں، وہ بھی لغت والے حصے کے مشمولات سے متعارف ہوئے۔

کتاب کی سا # یہ ہے کہ سرورق کے الفاظ کی فہرستیں اور ان کا ہندوستانی زبان میں ترجمہ، کہیں کہیں فارسی ترجمہ، ہندوستانی زبان کی تصریف اور مطابقت ، فارسی زبان کی تصریف اور مطابقت اور کچھ مذہبی عبارتوں کے تراجم شامل ہیں۔ آخری حصے کتاب کا اشاریہ ہے۔

یہاں اس کتاب کے نسخہء ہیگ کے مشمولات کی فہرست اردو ترجمے کے ساتھ درج کی جاتی ہے کیوں کہ اس وقت تک کوئی ایسی اردو تحریر Ā سے نہیں گزری کہ جس میں اصل مخطوطے کے تمام مشمولات کا عنوان وار ذکر ہو:[۸]

۱۔ خدا کے باب میں van God

۲۔ دنیا کے باب میں van de wereld

۳۔ آب و ہوا کے باب میں van de lughtsvertoogen

۴۔ ہوا کے باب میں van de winde

۵۔ دنیا کے خطوں کے باب میں van de gewesten des werelds en elementen

۶۔ انسان کے باب میں van de mensch en sijn deelen

۷۔ خاندان کے باب میں van de familie

۸۔ بڑے دفاتر کے باب میں van de hoogeempten

۹۔ فن اور چھوٹے پیشوں کے باب میں van de kunst, ambaght en kleine

۱۰۔ فوجی دفاتر کے باب میں van de militaire ampten

۱۱۔ مختلف اقوام کے باب میں van de verscheyde natien

۱۲۔ کمتر اور غیر معزز پیشوں کے باب میں van de veraghte en oneerlen

۱۳۔ چوپایوں کے باب میں van de viervoetige land- oliteyten gediertens

۱۴۔ پرندوں کے باب میں van't gevogelte

۱۵۔ بے خون (حشرات) مخلوق کے باب میں van 't bloeyeloose gedierte

۱۶۔ زہریلے جانوروں کے باب میں van de feneynige gedie

۱۷۔ مچھلی کے باب میں vandevischen

۱۸۔ غذائی اشیا کے باب میں van de eetwaaren

۱۹۔ مشروبات کے باب میں van de dranken

۲۰۔ ملبوسات کے باب میں van de kleederen

۲۱۔ مکان اور اس کے حصوں کے* رے میں van't huys en sijn deelen

۲۲۔ فرنیچر اور آلات کے* ب میں van 't huysraed en gereet- namen schappen

۲۳۔ جنگی آلات کے* ب میں van de oorlogs behoeften

۲۴۔ درختوں اور ان کے پھلوں کے* ب میں van den boom en sijn vrughten woorden

۲۵۔ *غات اور ان کی پیداوار کے* ب میں van de tuin en veldvruchten

۲۶۔ مسالوں کے* ب میں van de specereyen

۲۷۔ جواہرات کے* ب میں van de juwelen

۲۸۔ معد*ت کے* ب میں van de berghgiften

۲۹۔ رقوم کے* ب میں van't geld

۳۰۔ سطح زمین کے* ب میں van de land-schappen

۳۱۔ کشتی اور اس کے آلات کے* ب میں van't schip en toebehooren

۳۲۔ رنگوں کے* ب میں van de verruwen

۳۳۔ وقت کے* ب میں van de tijdenampten

۳۴۔ مہینوں کے* ب میں van demaanden

۳۵۔ دنوں کے* ب میں van de dagenAmpten

۳۶۔ اعداد کے* ب میں van'tgetal

۳۷۔ اعداد ترتیبی کے* ب میں van't ordergetal

۳۸۔ اعداد کسری کے* ب میں van't gebrooken getal

۳۹۔ حواس خمسہ کے* ب میں van d'vijf sinnenampten

۴۰۔ متفرق عوارض کے* ب میں van verscheyde siecktens

۴۱۔ روغنیات کے* ب میں van verschijde oliteijten

۴۲۔ متفرق اسما اور صفات کے* ب میں van de substantiva en adjectiva

۴۳۔ متعلقات فعل کے* ب میں van de adverbia

۴۴۔ افعال کے* ب میں van de verba

۴۵۔ پہلے درجے کی مطابقت کے افعال verba der eerste conjugatie

۴۶۔ فارسی* ن کی تصریف declinatie der persiaanse taele

۴۷۔ فارسی* ن کی مطابقت conjugatie der persiaanse taale

۴۸۔ مورس* ن کی تصریف declinatie der moorse taale

۴۹۔ مورس * ن کی مطابقت conjugatie der moorse taale

۵۰۔ چند مورس * م beduyding eeniger moorse namen

۵۱۔ مترادف الفاظ naast-geleykende woorden

۵۲۔ چند ہندوستانی الفاظ کی توضیح explicatie eeniger hindoustanse

۵۳۔ دعا N Tein Giboden

یہ فہر - نسخہء ہیگ کے مطابق ہے۔ * دو محققین نے صرف نسخہء ہیگ سامنے رکھا ہے۔ نسخہء ہیگ اور نسخہء یو # میں معمولی فرق موجود ہے مثلاً نسخہ یو # کی ابتدا میں دی گئی ا - Ä بعنوان :Ad Momum[9] نسخہء ہیگ میں موجود نہیں ہے۔ نسخہء ہیگ میں اکتالیسواں + راج ''روغنیات کے * ب میں''[10] ہے۔ نسخہء یو # میں یہ + راج موجود نہیں۔ نسخہء یو # میں کتاب کے آ ی حصے میں اردو میں مستعمل ستا K عربی حروف تہجی کی ڈچ ا5 کے ساتھ & رسم الخط میں حروف درج ہیں۔ اس کے علاوہ بھی چند ا - مقامات پر معمولی فرق ہے۔

مشمولات کی اس فہر - پر سرسری Ā ڈالنے سے ہی + ازہ ہوجا * ہے کہ اس کے ابتدائی چوالیس + راجات اور + راج نمبر ۵۰ اور ۵۱ C ی دی طور پر لغت * ی ذخیرہء الفاظ سے تعلق ر p ہیں۔ یہاں پر لغت کا لفظ بھی بہت ڈھیلے ڈھالے + از میں استعمال کیا جا رہا ہے۔ تکنیکی اعتبار سے اسے ہم کسی صورت میں لغت نہیں کہہ h ۔ الفاظ کی تہجی M ا5، وتلفظ، ما ی * ن، مقصود * ن میں الفاظ کا انتخاب، قواعدی زمرے کا تعین، لفظ کے معانی کے دا ؤں کا پھیلاؤ، اشتقاقات، محاوروں اور ضرب الامثال وغیرہ کا + راج، تحقیق معانی وغیرہ کے حوالے اس کتاب میں مواد نہیں ملتا نہ ہی * قاعدہ لغت کی تیاری کیٹلر کے مقاصد میں شامل Ā آتی ہے۔ یہ حقیقی لغت یقیناً نہیں ہے لیکن اس زمانے کے معروف ذخیرہء الفاظ میں سے منتخب الفاظ کا + راج اردو میں * ریخی لسا * ت اور سماجی لسا * ت کے حوالے سے کام کرنے والوں کے لیے اہم مواد فراہم کر * ہے۔ یہاں مختلف صفحات سے جستہ جستہ لیے گئے چند کلمات دیکھیے:[11]

نمونہ الفاظ: (اول)

> اللہ، خدا، برسات، ہوا، سایہ، جان، بال، دم (بمعنی سانس)، پیشاب، سر، مغز، گردن، کمر، دل، جگر، زمین، قبیلہ، خالہ، مرد، وارث، یتیم، آشنا، دوست، دشمن، پادشاہ، بیگم، شاہ زادہ، شاہ زادی، امیر، صوبہ، فوج دار، خزانچی، زمین دار، قاضی، جمعدار، صاحب، تربیت کا استاد، میرِ شکار، نویسندہ، صرّاف، جوہری، بساطیہ، سنار، جلد گر، کاغذی، باورچی، قراول، نان بائی، وقائع نویس، بیگ زادہ، گھوڑابردار، پیغمبر، ملا، پیر، دیوان، حاشیہ نویس، لینے دار، گماشتہ، وکیل، خانسامہ، غریب نواز، وصیت، طبیب، جراح، سوداگر، قاصد، دربان، طبق گر، رنگ ریز، زردوز، بیل دار، حجام، سوار، مسافر، مسخرہ، محلے دار، شیشہ گر، پارہ، غالیچہ باف، نعل بند، دروان (دربان) تیر گر، کمان گر، سوئی گر، قرض دار، کپتان، سردار، توپ خانہ، داروغہ، توپچی، پیادہ، بندوقچی، نقارچی، قرناچی، ناخدا، تیر انداز، قرنائے، خدمت

گار،چوکی دار، ہرکارہ، لشکر، ولندیز ،فرانسیس، انگریز، فرنگی، عربی، حبشی، یہود، عیسائی،فارسی(پارسی) مغل،مسلمان، مستانہ،حرام کا، حرام زادہ، دغاباز، گناہ گار،غلام،حصہ دار،حلال خور،بد،شیطان،موت،فقیر(بہ معنی بھکاری) وید،دیوانہ،کافر،زنانہ،نامرد،شیر،بارہ سنگھا،جانور،چقزہ،پر،پنجہ،مرغا،مرغی، بلبل، توتا،بطخ،مرغاب، مینا،ریشم کا کیڑا، کرم، کباب،شوربا، قورما، میزبانی، دوپہر، انگوری شراب،شربت،گلاب، کف(بہ معنی جھاگ) اطلس،بوٹی دار،جامہ، نیمہ،موزہ،آستین،بارانی(بہ معنی برساتی) رومال،ریشم،پشواز،موم جامہ،دروازہ، باورچی خانہ،حمام، دکان، دسترخوان،دیوار،محل،آب خانہ،خزانہ، کرسی، گاؤتکیہ،توشک،پلنگ پوش، غلاف،پردہ،چمچہ ، رکابی،میز،غالیچہ،لون دان،تیل دان، سکہ دان،شمع دان، گل کیر،بیل،سرپوش، کف گیر،قیف،سیخ، زنجیر/سنگلی، زین، زین پوش، نقاب،حمام دستہ(ہاون دستہ)سیاہی دان،ریت دان،پیک دانی، کتاب، کاغذ،قلم تراش، تختہ،فوارہ،صابون، چشمہ، چرخہ،چق، کوزہ،پان دان،قہوہ دان،نشتر، کلبوت(کالبد) سہل ، غلیل،نشاستہ،چوہے دان،تار،میخ،بندوق، نگارہ(نقارہ) نشان،میان،اسباب (بہ معنی سامان) نفیر ،قرنا،ترکش، توشک، شست،شجر، موم،زیرہ، گرمی کا وقت،خوش حال ،قصائی ---

نمونۂ الفاظ (دوم)

سورج،بجلی،دھوپ،پانی،پورب،پچھم،پانی،بادل،بگولا،آندھی،اوس،ناک،آنکھ،پسلی،نوہ(بہ معنی ناخن-متوک لیکن علاقائی زبانوں میں مستعمل)آگ -ہڈی،رانڈ(متروک) ماں،باپ،دادا،دادی،نانی، موٹا،پتلا، لمبا،نکیل،جاڑا،بنیا، لوہار،دھوبی، مالی ،کمھار، پورا ،مکھڑا ،پانو، پیر، پھیپھڑا ،باندر، گھوڑا، گدھا، ہاتھی،ریچھ،اونٹ، گینڈا،چونچ،مور،شکرا،مکھ (متروک)،لیکھ،ٹڈا،سانپ،مکڑی، کن کھجورا، گوشت، کباب،روٹی ،لولا،لنگڑا،جو، کیسر،میتھرے،روپا،تانبا،پیتل،جست،لوہا،پارہ،سونا،نون---

کتاب میں لفظوں کی نوعی درجہ بندی دیکھنے کے بعد ایک اور سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا اس کتاب میں محض لفظوں کی نوعی درجہ بندی کر کے غیر ہندوستانیوں کے لیے سہولت پیدا کی گئی ہے یا ان + راجات میں کوئی اور قرینہ بھی پوشیدہ ہے؟ پہلا+ راج ’: اکے ب میں‘. # کہ اکتالیسواں+ راج ’روغنیات کے* ب میں‘ ہے۔ یہ اکتالیس+ راجات تو یہی ظاہر کرتے ہیں کہ مختلف شعبہ ہائے ز+ گی سے منتخب الفاظ دیے گئے ہیں اور یہ . اے ،وڑے قواعدی زمرے یعنی ’اسما‘ کی ذیل میں آتے ہیں۔ اس پیش کش پرÃ ڈالی جائے تو پہلی Ã میں یہی تاثر ابھرتا ہے کہ مؤلف نے کتاب میں الفاظ کی درجہ بندی کر دی ہے اور ز+ گی کے مختلف شعبوں سے متعلق الفاظ کو کئی گروہوں میں تقسیم*

کر* یہ ہے۔اس تقسیم میں کئی+ راجات کے مطالعے سے ڈچ ایسٹ+* کمپنی کی وقتی ضرورت کا+ ازہ ہو* ہے جیسے مقامی سطح کے عہدوں کے *۔موں کا بیان،اعداد میں، اور کسری اعداد کا بیان الگ الگ شامل کر*۔اس کے بعد کے تین+ راجات لسانی حوالے سے بہت اہم ہیں ۔ بیالیسواں* ب 'متفرق اسما اور صفات کے* ب میں'، تینتالیسواں* ب 'متعلقات فعل کے* ب میں' چوالیسواں* ب 'متفرق افعال کے* ب میں' ہے۔ان+ راجات میں کچھ نئے قواعدی زمرے سامنے آتے ہیں اور یہ* $ ہو جا* ہے کہ مؤلف الفاظ کی / وہی درجہ بندی کے ساتھ ساتھ ان کی قواعدی درجہ بندی بھی کر رہا ہے۔آج یہ درجہ بندی بہت خام Ā آتی ہے۔جامع قواعد کیٹلر کے مقاصد میں شامل بھی نہیں کیوں کہ ذخیرۂ الفاظ،ابتدائی قواعد اور سادہ جمے کو ابتدائی درجے کی آموزش کے لیے استعمال کر* چاہتا ہے۔اس معاملے میں کئی مقامات پر مصنف کا ذہن واضح نہیں اور ڈچ لفظ کا جمع کرتے ہوئے، ہندوستانی* ن کا لکل در - لفظ درج کرنے کی بجائے کوئی ملتی جلتی اشتقاقی شکل درج کر دی ہے۔اس کے* وجود؛ بحیثیت مجموعی یہ درجہ بندی اسما،صفات،متعلقات فعل اور فعل کو ظاہر کرتی ہے۔ضمیروں کے لیے الگ سے زمرہ قائم نہیں لیکن تصریف اور مطابقت والے حصوں میں اردو ضمیریں اپنی مختلف حالتوں کے ساتھ موجود ہیں۔ضمیروں کے حوالے سے* ب نمبر۴۵ بہ عنوان 'پہلے درجے کی مطابقت کے افعال' میں واحد متکلم کے ساتھ فعل* تمام کی ÿ دی گئی ہیں ان کی مثالوں میں ممکن ہے کہ کھڑی بولی کے ا ات بھی ہوں لیکن مؤلف نے سرورق پر اور ہر عنوان کے ساتھ ہندوستانی لکھا ہے لیکن نحو کے حصے میں ''مورس'' کا لفظ استعمال کیا ہے۔د V ضمیروں کا بیان یہاں پر نہیں ہے اس لیے فاعل کی منا L سے فعل کی مطابقت کی مختلف ÿ سامنے نہیں آتیں۔نمونے کے طور پر دیکھیے:[۱۲]

(& رسم الخط قار M کی سہو - کے لیے اختیار کیا H ہے۔کتاب میں موجود نہیں)

اردو	اردو ڈچ 5 کے ساتھ	ڈچ
می لاؤ* (میں لاؤ*)	me lavta	ik brenge
می قبول کرتے (میں قبول کر*)	me kaboel karte	ik bekenne
می توڑتے (میں توڑ*)	me toorta	ik breeke
می کامپتا (میں کا C)	me kampta	ik beve
می دیتے (میں دیتا)	mai dete	ik geve
می دورتے (میں دو*)	me doorte	ik hoop
می پڑتے (میں پڑھتا)	me parte	ik leese
می ہستے (میں ہنستا)	me haste	ik laeke

یہاں نمونے کے لیے چند+ راجات دیے گئے ہیں* قی تمام+ راجات میں بھی تلفظ کی یہی کیفیت ہے۔عین ممکن ہے کچھ الفاظ کے تلفظ میں مصنف نے مقامی لہجہ استعمال کیا ہو لیکن یہ مسئلہ چند الفاظ کا نہیں بل کہ پوری کتاب کے+ راجات کا ہے۔'نون غنہ'،مخلوط حروف اور ہم مخرج آوازوں کے معاملے میں یہ بے اعتدالی* دہ ہے۔

قواعد کے حصے یعنی* ب نمبر۴۸ بہ عنوان 'مورس* ن کی تصریف' اور* ب نمبر۴۹ بہ عنوان 'مورس* ن کی مطابقت' میں قواعد سے متعلق

کچھ موادموجود ہے۔ان + راجات کی صورت یہ ہے کہ پہلے مختلف اسماکے ساتھ ان کی مختلف حالتیں درج ہیں جن میں فاعلی،اضافی،مفعولی،ربطی اور+ ائی حا ۔ وپ توجہ ہے۔یہاں یہ* ت توجہ طلب ہے کہ مصنف نے اسم کی فاعلی(Nominatief)، اضافی(genitief)، . ی(datief)،مفعولی(accusatief)+ ائی(vicataviefعلی)اور ربطی (oblatief)حا ۔ کو بیان کیا ہے۔مثال دیکھیے:[۱۳]

SINGULARIS(واحد)

Nomnatief	(C)beetha	den zoon
genitief	(C کا)beethakae	des zoons
datief	(C کوں)beethakon	aans zoon
accusatief	(C کوں)beethakon	den zoon
vocativious	(Cاے)e beetha	o zoon
oblatyvious	(C سے)beethase	van zoon

اسی طرح جمعیت میں اسم کی حالتوں کا ۔ ول دیکھیے:

PLULARIS(جمع)

Nomnatief	(W)beethe	de zoones
genitief	(Wکا)beethonka	des zoonen
datief	(بیٹوں کوں)beethonkon	aan zoons
accusatief	(بیٹوں کوں)beethonkon	des zoons
vocatief	(اےW)e beethe	o zoons
ablative	(W سے)beethese	van zoons

اسماکے بعد اردوضمیروں کی تصریف بتائی گئی ہے جس میں میں، میرا، میں کوں، میں نے،اے میں اور مجھ سے،ہم،اپنا،ہم کوں، ہمنا،اے ہم اور ہم سے،تو، تیرا، تیرے کوں، تیرے نے ،اے تو، تج سے،تم ،تمارا،تم کوں،تمرے نے ،اے تم اور تم سے، وہ،اس کا،اس کوں، وہ،اے وہ،اسے،ان،ان کا،ان کوں،ان کا،اے ان اوران سے کے ءصیغے بنائے گئے ہیں اور آ گے ءچل کران کا استعمال مثالوں کے ساتھ بیان کیاH ہے۔

صفات کے بیان میں کیٹلر کے ہاں مفردالفاظ بھی درج ہیں اور سبقلاحقی بھی جیسے کالاzwart، پ*oud، خوب goed، لمباlang،وغیرہ اوH ہ گارzondaar،قرض دارschuldenaar ، ڈاڑھی دارbaardigوغیرہ۔'چی، والا،اور'داز' کے لاحقے سے W والے پیشوں میں توپچی،نفیرچی بندوقچی ،قر* پچی،شہناپچی،لکڑی والا، پتھر والا، تیر+ از،وغیرہ اورد V پیشوں میں دھوبی،ٔ ادی،مالی وغیرہ

کا ذکر ہے۔صفات کے بیان میں تفصیل کو اس سے، اور سے کے الفاظ سے واضح کیا ہے۔ # کہ پیشوں میں کیر M کا اہتمام کیا ہے۔حاصلات صفت میں خوب سے خوبی، ننگا سے ننگائی، سے دانائی، سرور سے سروری، چنگا سے چنگائی، سخت سے سختی، اللہ god سے اللہائی، رائی، دل گیں سے دل گینی اور سست کی مثالیں دی ہیں۔ان مثالوں میں اللہ اے اللہائی بلاشبہ بہت بڑی غلطی ہے۔مصنف اعلیٰ اور اللہ کو ای ہی ما کے کلمات سمجھتا ہے۔کلمات میں تعظیم میں 'جی' کا استعمال کئی مثالوں کے ساتھ واضح کیا ہے۔

'ہندستانی زبان کی مطابقت' Conjugate der Hindoustanse Taale سے ای M کے ساتھ اردو جملوں کی سا # سمجھانے کے لیے پہلے اردو جملہ اور اس کے سامنے ڈچ جملے کا اہتمام کیا ہے۔ان کے راج کی شکل یہ ہے کہ مختلف افعال لے کر ان کی مختصر توضیح اور دان دی گئی ہے دا 3 تینوں شخصی ضمیروں کی واحد اور جمع کی حالتوں کے ساتھ ہیں۔ذخیرہ الفاظ میں ڈچ لفظ پہلے ہے اور اس کا ہندستانی جمہ بعد میں لیکن افعال کی پہلے درجے کی مطابقت کی طرح یہاں بھی ہندستانی (اردو) الفاظ ڈچ (رومن) رسم الخط کے ساتھ پہلے اور ان کے جمے کے طور پر ڈچ جملہ بعد میں درج ہے۔عنوانات میں اردو جمے کا اہتمام نہیں ہے بل کہ تمام عنوانات ڈچ زبان میں ہیں دانوں میں صرف صیغہ کیر پیش رکھا ہے۔مصنف نے جن افعال سے دا 3 پیش کی ہیں، وہ یہ ہیں:

۱۔ zijin ۲۔کر doen ۳۔کھا eten ۴۔ drinken ۵۔گا zing ۶۔ہنسنا lachen

ذیل میں ''کر'' مصدر سے کیٹلر کی دی جانے والی دا 3 دیکھتے ہیں جن سے اس کے طر i راج کو سمجھنے میں آسانی ہوگی۔

'کر' سے افعال کی دا 3 :

واحد SINGULARIS

(میں کر) me karta/ik doe (تو کر) toe karta/jij doed (وے کر)، whe karta/hij doed

جمع PLURALIS

(ہم کر) ham karta/wij doen، (تم کر) tom karta/jij doed، (انے کر) inne karta

۱: **فعل نامکمل onvolmaakte**

واحد۔SINGULARIS

(میں کر تھا)/ mekartatha-ik deed (تو کر تھا) toekartathajij deed (وہ کر تھا)/ whe kartatha hij deed

جمع PLURALIS

(ہم کرتے تھے) hamkartethe/wij doen/ تم (کرتے تھے) timkartethe/jij deed (انے کرتے تھے) inne kartethe[]/hij deden

۲: **فعل مکمل volmaakte**

واحد SINGULARIS

(میں کرچکا)/ mekartsjoeka /ik heb gedaan /(تو کرچکا)toe kartsjoeka/jij heb gedaan/(وہ کرچکا)/whekartsjoeka/hij heb gedaan

جمع PLURALIS

(ہم کرچکے)// hamkartsjoeka/wij hebben gedaan/(تم کرچکے)/ tomkartsjoeka/jij hebt gedaan(انّے کرچکے)innekartsjoeka/hijhebben gedaan

۳۔ **فعل مکمل ثانی twede volmaakte**

واحد SINGULARIS

(میں کیا)/mekia/ik heb gedaan/(تو کیا)/toekia/jij hebt gedaan/(وہ کیا)/ whekia/ hij hebt gedaan

جمع PLURALIS

(ہم کیے)hamkie/wij hebben gedaa(تم کیے)tomkie/jij hebt gedaan (انّے کیے) he kie/hij hebben gedaan

۴۔ **فعل مکمل اضافی meer dan volmaakte**

واحد SINGULARIS

(میں کیا تھا)/me kiatha/ik had gedaan (تو کیا تھا)toe kiatha/jij had gedaan -(وے کیا تھا) hij had whe kiatha/gedaan

جمع PLURALIS

(ہم کیا تھا)ham kiathha/Wij hadden gedaan(تم کیا تھا)tom kiatha/hih had gedaan/(انّے کیا تھا)inne kiatha/hij hadden gedaan.

۵۔ **فعل مستقبل toekomende**

واحد SINGULARIS

(میں کروں گا)me karonga/Ik zal doen-(تو کروں گا)toe karonga/ jij zult doen-(وے کروں گا) whe karonga/Hij zal doen

جمع PLURALIS

(ہم کروں گا)ham kronga/Wij zullen doen-(تم کروں گا)toe karonga/je zult doen-(انّے کروں

inne karonga/Zij zullen doen(گا

۶۔ **فعل مستقبل tweede toekomende**

واحد SINGULARIS

(میں کرے گا)me karrega /ik wil doen(تو کرے گا)۔toe karrega/jij wilt doen(وے کرے گا۔) whe karrega wij wilt doen

جمع PLURALIS

(ہم کری گے) ham karrigae...wij willen doen (تم کری گے) tom karrigae....،jij wilt doen (انّے کری گے) inne karrigae ...zij wllen doen

۷۔ **فعل امر gebiedende**

واحد SINGULARIS

تو کر toe karro --doet jij

جمع PLURALIS

تم کرو tom karro .....doet gijlieden

۸۔ **فعل مطلق oneindige**

(کرنا/کریں) karna/karre ...doen "۱۴

مندرجہ بالا دا 3 صرف ا۔ فعل یعنی ''کرنا'' سے ہیں۔اسی منہاج پر مذکورہ بالا تمام افعال کی دا 3 درج ہیں،البتہ کرنا، کھانا اور C کے بعد لتر M کام کرنا، کھانا، کھانا، پنی C اور گید (کیت) گا کے فعل تمام کے صیغے درج کرکے ان افعال کا استعمال بتایا H ہے۔ بحیثیت مجموعی افعال میں فعل حال tegenwoordige، فعل مکمل onvolmaakte، فعل مکمل volmaakte، فعل مکمل اضافی meer dan volmaakte، فعل مستقبل toekomende، فعل مستقبل دوم tweede toekomende، فعل امر gebiedende، فعل مطلق oneindige شامل ہیں۔ضمیر شخصی کے صیغہ واحد اور جمع کی ضمیریں 'وے' اور 'انّے' درج ہیں۔'انّے' کی ضمیر کو کہیں نہیں + H ۔اسے کیٹلر کی لغزش قرار دیا جاسکتا ہے تو لہ کے ساتھ اس نے یہ ضمیر استعمال کی ہے اور اس کے ساتھ دV کئی کلمات کا ایسا تلفظ درج کیا ہے، جواب متروک ہے۔اس کو Ã+ ازنہیں کیا جاسکتا۔یہ + راجات اردو کے ارتقا کو سمجھنے میں معاو$ کر h ہیں ۔مبا # میں کلمہ نہی 'مت' ل؛،ہ Ô 'نہیں' + 'اور'شا+' کا ستعمال بھی مثالوں سے سمجھایا H ہے۔کتاب میں ضما' کی مفعولی حالتوں کے ساتھ الگ سے مثالیں درج ہیں جیسے: مجھے پکڑتے، تکھے پکڑتے، ان کوں پکڑتے وغیرہ۔اسی طرح فعل مجہول اور شکیہ جملوں کی کچھ مثالیں بھی

درج کی گئی ہیں۔ کچھ ہندستانی* م اورروزمرہ کے لفاظ بھی درج ہیں۔ نسخہ ءیو # میں اردو گنتی بھی درج ہے۔

کتاب کا آ ی حصہ اس اعتبار سے بہت اہم ہے کہ اس میں چند مسیحی دعاؤں اوراحکامات کا ہندستانی *. ن میں جمہ پیش کیاH ہے۔ یہ جمہ کسی یورپی *. ن سے ہندستانی میں جمہ کی ابتدائی مثالیں ہیں۔ کیٹلر کی کتاب کے نسخہ ء ہیگ میں متن کی قرأت بہت مشکل ہے البتہ نسخہ ءیو # قدرے صاف ہے۔ ڈیوڈ ملیس نے اپنے انتخاب **Dissertae selectae** میں ڈچ عبارت کا لاطینی جمہ کر* لیکن ہندستانی جمہ کیٹلر کا. قرار رکھا۔ یہ متن رومن میں ہے لیکن صاف ہے۔ بھاٹیا نے ا-* ر پھر رومن متن تیار کر کے قارM کے لیے سہو پیدا کی لیکن اس میں غلطیاں در آئی ہیں۔ ان اغلاط میں سے اہم اغلاط کیK ن دہی ڈاکٹر گوپی چند* ر- اپنے مضمون: عہد اور- ز$ کی اردو کے تین نمونے اور'ہندستانی' یعنی اردو *. ن کی پہلی/ ائمر'' میں کر چکے ہیں۔ یہاں اس کی تفصیل میں جانے کا موقع نہیں۔ بقول ڈاکٹر گوپی چند* ر- :

> @ بھاٹیہ نے ا/ چہ محنت بہت کی ہے لیکن کہیں کہیں ان سے بھی چوک ہوئی ہے۔''[۱۵]

ان عبارتوں کا واحد اردو جمہ جو & رسم الخط میں ہے: گوپی چند* ر- کا ہے۔ یہ جمہ مذکورہ*. لا مضمون میں شامل ہے۔ (اردو ترجمے کے مقابل انگریزی ترجمہ بھی دے دیا گیا ہے جو آج کی آسان اور بامحاورہ انگریزی میں ہے۔) ترجمے کا معاملہ کتاب کے دV+ راجات سے مختلف ہے۔ کیٹلر کے اردو اجم کو پڑھ کر+ ازہ ہو* ہے کہ کیٹلر نے صاف اور*. محاورہ جمہ کرنے میں بہت محنت کی ہے۔ ا- دو مقامات پر کیٹلر کے اردو الفاظ در مترادف نہیں بن سکے۔ کہیں کہیں املے کی عدم موجودگی سے ابہام پیدا ہو* ہے لیکن جمہ قابل فہم ہے۔ یہ اجم ڈاکٹر گوپی چند* ر- کی محنت کے بعد اب اردو خوان محققین کی دسترس میں ہیں۔ تحقیقی اعتبار سے ڈاکٹر گوپی چند* ر- کے کسے کے اجم پر بھی A* نی کی ضرورت ہے کیوں کہ ان سے بھی درجنوں مقامات پرK مح ہوا ہے۔ یہاں پر صرف ا- عبارت نمونے کے طور پر پیش ہے:

The Opostile of Creed

۱۔ ایمان رr ہوں: *. پ سے . پیدا کرنے والا

۲۔ اور جیسس کرائسٹ اس کا اکیلC صا # ہمارا

۳۔ پیدا ہوئے سپرٹس سنتوش اور (جس نے) مریم کنواری سے

۴۔ دکھ دیکھا پو,, پلت (Pontius Pilatus) سے، مصلوب ہوا، موا/ ا، تلHی دوزخ میں

۵۔ تیسرے دن موئے سے اوپر

۶۔ آسمان پرH، بیٹھ سکا: *. ب*. پ) کے داہنے ہاتھ

۷۔ واں سے آوے گا موے اور جیوتوں کی حکومت کرنے کو

۸۔ ایمان رr ہوں: اسپرٹس سنتوش (پر)

۹۔ ایمان رr ہوں Sancia Greece سے، (پر) Å لک فرشتے* پ ک سے (پر)

۱۰۔ H ہ کو*. کش (بخشش) سے

۱۱۔ * رے ہر کسی (کو)

۱۲۔ اور (دے) جیوں $ (ہمیشہ) کا[۱۶]

ڈاکٹر گوپی چند نارنگ سے، کئی الفاظ کے سمجھنے میں غلطی ہوئی ہے۔ اپنے قائم کردہ معیارات کو بھی تمام تراجم میں قائم نہیں رکھا۔ تلفظ اور اصوات کی تفہیم کے لیے کتاب کے دو حصوں سے استفادہ نہیں کیا۔ ڈچ عبارت جس کا ترجمہ پیش کیا ہے، اس کا مطالعہ بھی بالاستیعاب نہیں کیا۔ ان وجوہات سے ان چند عبارتوں میں کئی اسقام ہیں لیکن پھر بھی یہ ترجمہ غنیمت ہے۔ سطور ذیل میں اسی عبارت کا نسخہ ءہیگ (جو ڈاکٹر نارنگ کے پیش نظر ہے) سے تصدیق کے بعد چند لغزشوں کی نشان دہی کی جا رہی ہے:

۱۔ اس عقیدے کی پہلی سطر میں 'ب' کی بجائے 'پ' کا لفظ درج کیا، جو درست ہے کیوں کہ نسخہ ءہیگ میں ہر جگہ 'پ' کا bab درج ہے لیکن چھٹی سطر میں 'ب' لکھ کر قوسین میں 'پ' درج کیا۔ یہ اہتمام غیر ضروری ہے۔ baab

۲۔ دوسری سطر میں 'جیسس کرائسٹ' لکھا ہے۔ 'جیسس کرائسٹ کا' ہونا چاہیے۔ نسخہ ءہیگ، نسخہ ءیورپ # اور انتخاب ڈیوڈ ملیس، ہر جگہ 'کا' درج ہے۔[۱۷]

۳۔ تیسری سطر میں ''پیدا ہوئے سپرٹ سنتوش اور (جس نے) مریم کنواری سے''[۱۸] سے درج ہے۔ یہ اس سطر کا ترجمہ ہے:

Die ontvangen is van den Heilige Geest, geboren uit de magd Mari

نسخہ ءہیگ اور نسخہ ءیورپ # ہر دو جگہ یہی ہے۔[۱۹] ہر دو میں ہندستانی ترجمہ یہ درج ہے:

''padda hoee spieritus sanctusse,oor desjenne mariam quaarisse ''[۲۰]

جہاں تک راقم ان عبارتوں کو سمجھ سکا ہے، ان کو & میں یوں درج کیا جائے گا: ''پیدا ہوئے سپرٹ سانکتو سے اور جنے مریم کنواری سے۔'' سپرٹ سانکتو قدیم ڈچ اور لاطینی زبان میں **Holy Spirit** کے لیے مستعمل ہے اور اسے 'سپرٹ سنتوش' بنا دینا درست نہیں۔ # کہ 'سنتوش' ہندو مذہبیات میں از خود الگ سے معنوی $ کا حامل ہے۔ زیادہ سے زیادہ **Holy spirit** کا حاشیہ چاہیے تھا۔ ''روح القدس'' کا حاشیہ بھی دیا جا سکتا تھا۔ پھر سپرٹ سانکتو کے ساتھ موجود لفظ ''سے'' ہٹا دیا جس کے باعث عبارت کا ابتدائی حصہ مہمل ہو گیا۔ desjenne (جنے) کا لفظ صحیح طرح سے نہ پڑھ سکے، جس کے باعث ''(جس نے) مریم کنواری سے'' لکھا۔ انصاف کا تقاضا یہ تھا کہ ''جس نے'' کے الفاظ قوسین میں نہ لکھتے اور اپنی کم فہمی کی کیفیت قبول کر لیتے۔

۴۔ چوتھی سطر میں ''دکھ دیکھا پونس پلت (Pontius Pilates) سے، مصلوب ہوا، موا، اترا دوزخ میں'' درج ہے۔ تمام نسخوں میں: ''دکھ دیکھا پونس پلت سے، ہاتھ سے مصلوب ہوا، موا، اترا دوزخ میں''[۲۱] درج ہے۔

۵۔ پانچویں سطر میں 'تیسرے دن موئے سے اوپر'' لکھا۔ نسخہ ءہیگ میں 'تیسرے' کی بجائے 'تیسرا'[۲۲] ہے۔ 'تیسرا' ہی درج کرنا چاہیے تھا کیوں کہ لسانی تحقیق کے لیے یہ اہتمام لازم ہے۔ اگر نسخہ ءیورپ # ان کی دسترس میں ہوتا تو وہ یقیناً اس کے + راج کو ترجیح دیتے جس میں ''اوپر'' کی بجائے ''اٹھے''[۲۳] درج ہے۔

۶۔ درج ہے ''آسمان پر گیا، بیٹھ سکا: باپ (باپ) کے داہنے ہاتھ'' کسی نسخے میں 'سکا' کا لفظ موجود نہیں۔ بل کہ ہر جگہ 'بیٹھا' درج ہے۔ اسی طرح ': باپ' کی بجائے '': باپ سچا'' درج ہے۔ کتاب میں کئی جگہ almachtig[۲۴] کا ترجمہ 'سچا' درج ہے۔

۷۔ ترجمہ کیا ہے ''واں سے آوے گا موے اور جیوتوں کی حکومت کرنے کو'' پہلے لفظ کا متن میں oeaanse[۲۵] درج ہے۔ اس

کا اردو ا5 ''اُواں سے'' *ڑ دہ قرین قیاس ہے۔نسخہ یو · # میں oeanse[۲۶] درج ہے۔

۸۔ آٹھویں عقیدے میں ا *۔ رپھر سپرٹ سنتوش لکھا ہے، جو بحث نمبر ۴ کے مطابق سپرٹ سانکتو *: چاہیے۔

۹۔ ایمان ر T ہوں sancta greecce سے (پ)، Å لک فرشتے* ک سے (پ) ''متن میں ''سانکتا گھرتے'' ہے۔ 'سانکتا' کے معنی مقدس کے ہیں اور یہ heilige katholieke Kerk[۲۷] کے جمے کے طور پ* یہ ہے۔

۱۰۔ ''H ہ کے بخشتے سے'' کی جگہ 'H ہ *ک کش (بخشش) سے'' درج ہے۔نسخہ یو · #[۲۸] اور ڈیوڈ ملیس[۲۹] میں بھی 'H ہ کے بخشنے کے'' درج ہے۔

۱۱۔ ''* رے ہر کسی (کو)'' درج ہے۔ # کہ متن ''اٹھنے ہرا یکی سے''[۳۰] ہے۔جو مردوں کے جی اٹھنے پ عقیدہ ہے۔

۱۲۔ ''اور (دے) جیوں $ کا'' درج ہے۔متن میں ''اور جیونے سے $ کو''[۳۱] ہے۔

یہ کیفیت تمام * اجم کی & صورت میں ہے۔ یہ تصحیحات ہو * جمے میں درکار ہیں۔اس لیے ان * اجم کے متن کی صحت پ کامل اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔راقم نے اس پ بہت کچھ کام مکمل کر لیا ہے اور بہت جلد ان * اجم کا ڈچ، لاطینی، رومن اردو، انگر · ی اور & * جمہ مع حواشی پیش کیا جائے گا۔

کتاب کے نسخہ ہیگ میں ان * اجم کے بعد اشاریہ ہے۔ڈیوڈ ملیس کا انتخاب دعاؤں کے * جمے کے مکمل ہونے کے بعد ختم ہو جا* ہے۔نسخہ یو · # میں اشاریے سے پہلے عربی سے ماخوذ اردو حروف تہجی اور گنتی درج ہیں۔یہ گنتی اس اعتبار سے اہم ہے کہ اس میں دس کے لیے 'دہ' بیس کے لیے 'بیست'، 'تیس کے لیے 'سی' چالیس کے لیے 'چہل'۔علیٰ ہذا القیاس، کے الفاظ درج ہیں۔بحیثیت مجموعی دیکھا جائے تو اس کتاب کی قرأت میں ا ۔ طرف ڈچ + از تلفظ + راجات میں ہو * ، رموز اوقاف کی عدم موجودگی اور نسخوں کی قدامت کے L کتاب کے مکمل متن مسائل ضرور پیدا کر* ہے۔متروکات اور تغیر و تبدل اصوات کے L بھی عام قاری کے لیے مسئلہ ہے۔ڈچ اصوات کے لیے رومن حروف تہجی ضرور استعمال ہوئے ہیں لیکن اصوات اور تلفظ کے لیے سترھویں صدی کی ڈچ کا طریق اپ* ہے۔نسخے کی کہنگی اور کا $ کی + خطی کے مسائل الگ ہیں لیکن اس کی قرأت * ممکنات میں سے نہیں۔اب اس کتاب کا & مسودہ بھی تیار ہو* چاہیے۔

کیٹلر کی لغت و قواعد کے * رے میں ا ۔ بحث اس * ن کی ہے، جس کی یہ کتاب ہے۔۱۹۸۷ء سے پہلے یہ بحث موجود نہیں تھی اور نجمن شلزے سے لے کر ڈاکٹر نیر اقبال ۔ ، محققین اسے ہندستانی * ن کی کتاب سمجھتے تھے۔۱۹۸۷ء میں ڈاک@ کرشنا بھاٹیا کی کتاب: A History of Hindi Grammatical Tradition.......... شائع ہوئی۔اس میں انھوں نے کیٹلر کی کتاب کا جائ · ہ پیش کیا اور یہ نتیجہ نکالا:

> "Correct date takes the history of Hindi grammar back into the seventeenth century instead of eighteenth ."[۳۲]

(* جمہ: صحیح * رخ ہندی قواعد کی * رخ کو اٹھارویں صدی کی بجائے سترھویں صدی میں لے جاتی ہے۔)

بھاٹیا نے اپنے تجزیے میں * * ر ہندستانی کی بجائے ہندی کا لفظ لکھا ہے اور ہندی * ن کی قواعد نویسی کی روا $* $ کرنے کی کوشش کی۔

یہ سوال کتاب کی قدامت کے L پیدا ہو بھی سکتا ہے اور ڈاکٹر بھاٹیا جیسے ماہر لسا* ت کا مؤقف آ جانے کے بعد اس پ سنجیدگی سے غور لازم ہے۔ ہمارے * پ س اس سوال کا جواب تلاش کرنے کے لیے تین راستے ہیں:

۱۔ کیٹلر کا ذاتی مؤقف کیا ہے؟

۲۔ *• قدین اور محققین کی رائے کیا ہے؟

۳۔ کتاب کے مشمولات کس مؤقف کی* G کرتے ہیں؟

کیٹلر کے بیان دیکھنے سے معلوم ہو* ہے کہ کیٹلر نے کتاب کے سرورق پ اسے ''ہندستانی اور فارسی * ن کی تعلیم اور ہد* یت'' کی کتاب قرار * ی۔ کتاب کے ذخیرہء الفاظ والے حصے کے ہر صفحے پ اور بعد ازاں D ضرورت عبارتوں پ ہندستانی کا عنوان * ی ہے۔ ا ی دو جگہ 'مورس' کا لفظ استعما ل کیا ہے۔ اب اس امر کے لیے استدلال کی ضرورت نہیں کہ ہندستانی اور مورس قدیم اردو ہی کے *• م ہیں۔ ڈاکٹر بھاٹیا نے 'ہندستانی' کو تو ہندی کر * لیکن مورس کا کیا کرتے۔ اس کا حل انھوں نے یہ نکالا کہ 'مورس' کے ساتھ ''غیر مہذبوں کی * ن'' لکھ کر اسی کو ہندی قرار دے * ی ۳۳ قوسین میں لکھ دیے۔ اتنے ب ے محقق کے لیے یہ منا . رویہ نہیں ہے۔

مشمولات کی صورت یہ ہے کہ سابقہ صفحات پ ہم نے ذخیرہء الفاظ میں شامل الفاظ کی دو فہرستیں دیکھی ہے۔ ان فہرستوں میں کتاب کے مختلف حصوں سے الفاظ لیے گئے ہیں۔ پہلی فہر - میں وہ الفاظ ہیں جو د7 * نوں سے ماخو* ی مستفاد ہیں۔ دوسری فہر - میں مقامی الفاظ ہیں۔ پہلی فہر - میں اردو کی لسانی سا # کے کئی قرینے موجو ہیں:

۱۔ عربی، فارسی اور د7 * نوں کے الفاظ ہیں جو اردو نے قبول کر لیے؛ جیسے: ا، ہوا، سایہ، جان * ل، دم (بمعنی سانس) سر، مغز، l دن، کمر، دل، جگر، زمین، قبیلہ، خالہ، مرد، وارث، یتیم، آشنا، دو - ، دشمن * پ دشاہ، بیگم، وغیرہ

۲۔ د7 * نوں کے الفاظ کو 'ہندستانی' کے لہجے میں ڈھال لیا H ؛ جیسے: کلبوت، نگارہ، سرپوس، فرانسیس، ولندیز، انگریز، K مہ،

۳۔ مقامی الفاظ کے ساتھ عربی اور فارسی سابقے اور لاحقے لگا کر لفظ بنائے گئے؛ جیسے: لون دان، بوٹی دار، چوہے دان، ر $ دان، e دار، سوئی l ، گھوڑ l دار، چوکی دار،

۴۔ د7 * نوں کے الفاظ کے ساتھ مقامی سابقے، لاحقے لگا کر لفظ بنائے گئے: جیسے: دروان، میزوان، حرام کا،

۵۔ د7 * نوں کے الفاظ قبول کر کے ان میں معنوی تغیر پیدا کیا H : جیسے: اسباب (سامان)، غر $ (بے زر) غر $ نواز (بے زر کی مدد کرنے والا)، فقیر (بھکاری)، مرغا، مرغی، وکیل، امیر (زردار)

۶۔ د7 * نوں کے کلمات سے مقامی حروف کے ساتھ " اکیب سازی: جیسے " M کا استاد،

۷۔ د7 * نوں سے قبول کردہ اشتقاقی صورتیں: مسافر (اسم فاعل عربی)، نویسندہ (اسم فاعل فارسی)

دوسری فہر - میں وہ الفاظ ہیں جو اپنی اصل میں مقامی ہیں اور ان میں سے * ی دو " الفاظ آج بھی اردو کے روزمرہ کا حصہ ہیں۔

صرفی سطح پ ان خواص کے علاوہ نحوی سطح پ اقسام افعال اور اشتقاق افعال، گنتی میں دھائیوں کے لیے فارسی اعداد کو قبول کر * " اجم میں

کہیں بھی GOD کے لیے بھگوان کی اصطلاح استعمال نہ کر* بل کہ ہرجگہ ': * ی 'اللہ' جمہ کر* نسخہ ءیو * # میں ہرجگہ 'دن' کے لفظ کو 'روز' سے + ل دینا، مذہبی عبارتوں میں 'صا # H ہ، دوزخ، بخشش، مصلوب، غلامی، قبیلہ، فرمان، : مت، عزت، صاف، خون کر* ، سجدہ، ایمان، تقصیر، وسوسہ، معاف کر* ، قرض دار، خالص، عالم گیری، قیامت وغیرہ کے الفاظ استعمال کر* : یہ . اس امر کی شہادت ہے کہ وہ اس 'ہندستانی' میں لکھ رہا ہے جس کی امتزاجی سا # 'ہندی' سے الگ اور ممیّز ہے۔ مذہبی عبارتوں کے اجم میں وہ اس علم کلام کی مدد سے * بت کر* چاہتا ہے جو مسلم طبقات میں رائج اور معلوم ومعروف ہے۔ ان عبارتوں کے اجم کے لیے کیٹلر کے * پس ہندی مترادفات موجود تھے لیکن کیٹلر نے ان کو Ã+ از کر کے اردو الفاظ کو جیح دی۔ یہ تمام اہتمام * $ کر* ہے کہ یہ کتاب اردو کی تعلیم کے لیے ہی لکھی گئی ہے۔

. # ہم کیٹلر کے * قدین اور محققین کے کام پ Ã ڈالتے ہیں تو دو طرح کے لوگ سامنے آتے ہیں ای- وہ جو بھاٹیا کی کتاب آنے سے پہلے کیٹلر کی کتاب پ * بت کر چکے ہیں، جن میں اَ ئیرسن، مولوی عبدالحق، ڈاکٹر . اقبال، ڈاکٹر ابواللیث صدیقی جیسے محققین کے * م شامل ہیں۔ ان . نے اسے ہندوستانی (اردو) * ن کی قواعد قرار * لیکن ان کی آرا کو سند اس لیے تسلیم نہیں کیا جا سکتا کہ ان کے سامنے کتاب کا اصل نسخہ موجود نہیں تھا اور ان کے عہد- کسی کا یہ مؤقف بھی نہیں تھا کہ یہ ہندی کی قواعد ہے۔

ڈاکٹر بھاٹیا کا مؤقف سامنے آنے کے بعد اردو د * کے دو * م، ڈاکٹر گوپی چند * ر- اور ڈاکٹر معین الدین عقیل کے ہیں۔ اس حوالے سے ڈاکٹر گوپی چند کی رائے دیکھیے:

''۔۔۔کیٹلر نے لفظ 'ہندی' * 'اردو' کہیں استعمال نہیں کیا۔ وہ اپنے قلمی نسخے کو 'ہندستانی' * ن کی اَ امر کہتا ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ اَ امر میں درج فارسی ا. ا اور مختلف النوع لغات کی فہرستوں اور ان میں درج ہندستانی اور فارسی مترادفات کے کالموں سے صاف ظاہر ہے کہ کیٹلر جس * ن کا تجزیہ کر رہا ہے، ہرچند کہ اس کا صرفی ونحوی ڈھا™ کھڑی کا ہے جو مشترک C دہے اور عام دیسی لغات بھی ہندی اور اردو میں مشترک ہیں لیکن وافر تعداد میں فارسی عربی مستعار الفاظ جو اردو کا مابہ الامتیاز ہیں، ان کی موجودگی اس * بت کا بیّن ثبوت ہے کہ 'کیٹلر جس 'ہندستانی' * ن کا تجزیہ کر رہا ہے اور جس کی پہلی اَ امر پیش کر رہا ہے، وہ ہندستانی * ن کوئی اور ہندستانی * ن نہیں بلکہ وہی ہندستانی * ن ہے جو آگے چل کر اردو پکاری جانے لگی لیکن یورپی جس کو * لعموم ہندستانی کہتے ہیں۔'' [۳۴]

ڈاکٹر گوپی چند * ر- کی طرح ڈاکٹر معین الدین عقیل بھی بھاٹیا کی اس رائے سے متفق نہیں کہ یہ ہندی * ن کی قواعد ہے۔ وہ بھاٹیا اور مچیڈا کی + وین اور تجزیے کے ذکر کے بعد لکھتے ہیں:

''اس قواعد کے فاضل مر نے اس مخطوطے کی در * یفت اور اشا (کو ہندی قواعد نویسی کی * ریخ کا اَ شتہ تین سو سالوں کا ای- اہم واقعہ قرار * ی۔۔۔۔ لیکن یہ ا« ف اور * ی $ کے اصولوں کے خلاف ہے۔ 'ہندستانی * ن' کی اس قواعد کو جس کے ذخیرہ ءالفاظ اور جملوں میں استعمال ہونے والے الفاظ میں عربی اور فارسی کے الفاظ کی بہتات اور ساتھ & رسم الخط استعمال کیے جانے اور خود اس کے مر کی جا $ سے اس کے ہندستانی * ن کی قواعد قرار دیے جانے کے * وجود ان مر نے اسے ہندی قواعد قرار دینے میں کسی قسم کا تأمل نہیں کیا جو افسوس * ک ہے۔'' [۳۵]

وہ اس ضمن میں وہ ایچ۔ڈبلیو بوڈی وز H.W.Bodewitz کی غیر جا$ دارانہ رائے کی تعریف کرتے ہیں اور اس کے بعد مز+ لکھتے ہیں:

''اس حقیقت کے* وجود کہ متعدد مقامات پر و & میں مثالیں دینے کے علاوہ ہندی الفاظ کے لیے بھی دیو/ ی *سنسکرت رسم الخط کیٹلار نے استعمال نہیں کیے اس لحاظ سے اس قواعد کے موجودہ مر کا اسے 'ہندی *ن' کی قواعد قرار دینا لسانی عصبیت ہی کہی جا سکے گی۔''[۳۶]

جہاں- H.W.Bodewitz کا تعلق ہے تو یہ ا- ڈچ سکالر تھے اور ہندوستا* ت کے ماہر تھے۔کیٹلر کی کتاب کے* رے میں ان کا مضمون بہ عنوان؛

Ketelaar and Millius and their Grammar of Hindustani

بلٹن آف دکن کالج، * کے شمارہ ۵۵۔۹۵/۵۴۔۱۹۹۴ء میں شایع ہوا۔اس میں کیٹلر کی کتاب اور ڈیوڈ ملیس کے ہاتھوں اس کی اشا (کا اجمالی جا*ہ پیش کیا H۔اس میں بھاٹیا کے اس خیال کی * + کی گئی کہ یہ ہندی *ن کی قواعد ہے۔ڈاکٹر گوپی چند* ر- اور ڈاکٹر معین الدین عقیل، دونوں نے اس کی رائے کو سراہا لیکن H.W.BODIWITZ نے جس زور دار+ از میں اسے مسلمانوں کی *ن سے وابستہ کیا؛ اس کا ذکر دونوں نے نہیں کیا۔H.W.BODIWITZ کی رائے ہے کہ جو*ن مورس (مسلمان) بولتے تھے وہ خالص ہندی سے مختلف تھی۔اور اسے 'ہندستان کی بولی*' 'ہندستانی' کہا جا* تھا۔وہ لکھتے ہیں:

Ketelaar knows the difference between Urdu (Hindustani)and Hindi and his grammar applies to the farmer rather than to the latter [۳۷]

اسی طرح آگے چل کر لکھا ہے:

"offcourse Keltelaar,sHindustani is niether pure Hindi nor Bazari Hindi .It reflects the language spoken by Muslims who were powerful i those days."[۳۸]

یہ *ت صاف ظاہر کرتے ہیں کہ فاضل مضمون نگار کیٹلر کی کتاب میں استعمال ہونے والی *ن کو مسلمانوں کی *ن سمجھتا ہے۔

کیٹلر کے حوالے سے ڈیوڈمل کے انتخاب* ت کا* بھی لازم ہے۔ڈیوڈ ملیس کی منتخبات کی کتاب:

DISSERTATIONES SELECTAE.....

۱۷۴۳ء میں شایع ہوئی۔یہ کتاب دو حصوں میں منقسم ہے۔پہلے حصے میں پندرہ مقالات ہیں۔دوسرے حصے میں تین *ت ہیں۔پہلے حصے کا پندرھواں مقالہ بہ عنوان: **Miscellanae orientalia** کیٹلر کی کتاب سے منتخب ہے۔یہ کتاب کا اردو*ن کی قواعد سے متعلق حصہ ہے اور صفحہ نمبر ۴۵۵* ۴۸۸ (۳۴ صفحات) پر پھیلا ہوا ہے۔یہ کیٹلر کی کتاب کے وہ صفحات ہیں جن میں مورس (اردو) کی تصریف اور مطابقت کے اصول، چند الفاظ اور حضرت عیسیٰ کے احکامات اور مسیحی دعا N شامل ہیں۔ڈچ متن کو لاطینی میں ڈھال* H ہے۔# کہ اردو الفاظ رومن میں درج ہیں۔یہ متن* $ پر تیار کر کے شایع کیا H ہے اس لیے اس کی قرأت قدرے آسان ہے۔اس اشا (میں جہاں

ابتدائی ۴۷ابواب (۸۹صفحات) چھوڑ دیے گئے ہیں ،وہیں پر کچھ اضافے بھی ہیں۔خاص طور پر متن کے شروع میں مختصر تعارف اور اردو آوازوں کے لیے حروف تہجی کے نام اور دیوناگری حروف کا اضافہ کیا گیا ہے۔اس لاطینی اشاعت میں کتاب کا حصہ ازکیا گیا لیکن بحیثیت نحو کے مباحث کا مضمون متاثر نہیں ہوا۔ گویا یہ کہا جاسکتا ہے کہ کیٹلر کی کتاب کے حصہ قواعد کو لاطینی زبان میں ڈھالنے کی ایک کامیاب کوشش ہے۔اس اشاعت کا ایک اہم فائدہ یہ ہے کہ متن کی قرات اور تقابل متن میں معاون ہے۔

ابتدا میں اس کا علم بنجمن شلزے کی کتاب ''گرامٹیکا ہندوستانیکا''[۳۹] کے دیباچے سے ہی ہوا۔شلزے کی کتاب ۱۷۴۱ء میں تالیف ہو چکی تھی۔اس کا ثبوت اس کے پیش لفظ کے آخر میں موجود تاریخ سے ملتا ہے۔[۴۰] ۱۷۴۵ء میں یہ کتاب شایع ہوگئی۔اردو دنیا کے سامنے اس کا اردو ترجمہ ڈاکٹر ابواللیث صدیقی کی کوشش سے سامنے آیا۔[۴۱] اسی کتاب کے مقدمے میں یہ اطلاع درج ہے کہ ڈیوڈ ملیس نے ۱۷۴۳ء میں ایک رسالہ شایع کیا تھا''وہ خود اس کے مصنف نہیں تھے بل کہ اس کے مصنف محترم جان جوشوا کیٹلر تھے۔''[۴۲] اس عبارت کے آخر میں: ''تاریخ ۳۰ جون ۱۷۴۱ء'' درج ہے۔ڈاکٹر ابواللیث صدیقی کی توجہ شاید اس جانب نہیں گئی کہ ۱۷۴۱ء میں لکھے جانے والے مقدمے میں ۱۷۴۳ء کی کتاب کا ذکر کیسے ہوسکتا ہے۔ڈاکٹر معین الدین عقیل نے ریکارڈ درست کرنے کی کوشش کی ہے اور اپنے مضمون میں ''اردو قواعد کی اولین قواعد کا قضیہ۔روایات ،انکشاف،تعارف'' میں بنجمن شلزے کی کتاب کا سنہ تالیف ۱۷۴۳ء درج کیا۔[۴۳] معاملہ اس سے تھوڑا الگ ہے۔ڈاکٹر ابواللیث صدیقی کے پیش نظر ''گرامٹیکا ہندوستانیکا'' کے لاطینی متن کی بجائے اس کا انگریزی ترجمہ ''A Grammar of Hindoostani Language'' رہا۔انگریزی مترجم نے کیٹلر کی قواعد کا ذکر ''مؤلف کا پیش لفظ''(AUTHORS PREFACE) ہی میں کیا ہے اور تاریخ بھی ۳۰ جون ۱۷۴۱ء درج کی ہے۔شلزے کی کتاب کا اولین متن لاطینی زبان میں ہے۔اس کتاب میں جان جوشوا کیٹلر کی کتاب کا ذکر مقدمے کے اصل متن کی بجائے حاشیے میں ہیں۔اس میں شلزے نے لکھا ہے کہ:

> ''یہاں اس بات کا اقرار لازم ہے کہ ذہین اور فاضل ڈیوڈ ملیس جو یونیورسٹی میں کلاسیک عتیقیات اور ایشیائی زبانوں کے استاد ہیں ،نے اپنے منتخبات سنہ ۱۷۴۳ء میں ہندوستانی زبان کا ایک رسالہ شایع کیا۔یہ انھوں نے نہیں لکھا بل کہ اس کے مؤلف محترم جان جوشوا کیٹلر تھے۔۔۔''[۴۴]

اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ مؤلف نے کتاب کا پیش لفظ ۱۷۴۱ء میں لکھ لیا تھا اور کیٹلر کی کاوش سے انھیں ڈیوڈ ملیس کی اشاعت سنہ ۱۷۴۳ء کے ذریعے تعارف ہوا۔چناں چہ شلزے نے از سر نو پیش لفظ لکھنے کی بجائے حاشیے میں اس کا ذکر کر دیا جو انگریزی مترجم نے اصل پیش لفظ میں شامل کر دیا۔جہاں تک شلزے کی قواعد کا ''کیٹلر کی قواعد کی توضیح و اضافہ'' ہونے کا تعلق ہے تو یہ ایک الگ تحقیق طلب موضوع ہے جو الگ مضمون کا متقاضی ہے۔جہاں تک ڈیوڈ ملیس کے مجموعے میں کیٹلر کی قواعد کی لاطینی شکل میں اشاعت کا تعلق ہے تو یہ سراسر انتخابی ہے اور اس میں بعض اضافات بھی ہیں۔

کیٹلر کی اس کاوش کو ایک اور حوالے سے دیکھنا ضروری ہے۔وولگل سے لے کر ڈاکٹر معین الدین عقیل تک محققین نے اسے لغت اور قواعد کی کتاب کے طور پر لیا ہے۔اس میں الفاظ کی درجہ بندی بھی قواعدی زمروں میں کی گئی ۔مختلف شعبہ ہائے زندگی سے کثیر الفاظ کی فہرستیں موجود ہیں۔تصریف اور مطابقت کے اصول بھی درج ہیں۔یہ مندرجات لسانی حوالے سے لغت اور قواعد کا موضوع ہیں لیکن کتاب کی درجہ بندی کرتے ہوئے یہ امر سامنے رہنا چاہیے کہ خود کیٹلر نے اسے تعلیم ،آموزش اور ہدایت کی کتاب کہا ہے۔کسی یورپی زبان میں لکھی گئی یہ پہلی ایسی کتاب ہے۔کتاب کی منہاج اور ساخت ۔ ۔ سے زیادہ ۔ ۔ از ہونے والا عامل اس کا یہی مقصد ہے۔کوئی بھی غیر زبان

*یتو لسانی ماحول میں سیکھی جاتی ہے، جہاں آموزش، گفتار اور صحت *.ن کے مراحل بیک وقت طے ہوتے ہیں* یاس کی سا# کی تفہیم اور تحو ی مشقوں کے ذریعے۔ دوسرے طر j میں گفتار اور صحت *.ن کتاب کا مرحلہ بہت بعد میں * ہے۔ بیسویں صدی کی ابتدا- معروف طر i دوسرا ہی تھا۔ کیٹلر نے بھی یہی طر i اپنا*یا۔ کتاب کے ابتدائی حصے میں ذخیرہ ءالفاظ فراہم کرنے کے لیے کثیر فہرستیں، ان کی درجہ وار پیش کش، ضرورت کے الفاظ کا بہ طور خاص شمول C ی دی کلمات کی واقفیت اور ذخیرہ فراہم کر* ہے جس کے بغیر اکیب اور .ٹی نحوی ساختوں کی آموزش ممکن نہیں۔ کیٹلر نے ان فہرستوں میں بھی قواعدی درجہ بندی کا کسی حد- اہتمام کیا ہے۔ تکیبی ساختوں میں . سے پہلے 'پہلے درجے' کی مطابقت میں ضمیر واحد متکلم (میں۔ik) کے ساتھ کثیر تعداد میں افعال دیے گئے ہیں جن میں سے چندا- مثالیں پہلے درج کی جا چکی ہیں۔ اس کے بعد اسما اور ضما ئ کی مختلف حالتیں درج ہیں۔ حالتوں کا تصور واضح کرنے کے بعد حالتوں کی تکیبی ساختیں درج کی ہیں۔ افعال میں ا- خاص تنظیم کے ساتھ فعل کی اشتقاقی صورتیں درج ہیں اور مفرد افعال سے سادہ جملے بنائے گئے ہیں۔ سادہ جملوں کی تعداد* ی دی. # کہ قدرے .ٹے جملوں کی تعداد کم ہے۔ سادہ اشتقاقی صورتیں درج کرنے کے بعد حرف نہی، حرف Ô، ضمیر موصولہ، جواب صلہ اظہار شک کا طر i سمجھا* H یا۔ بعد ازاں مشق کے لیے کثیر تعداد میں مختصر جملے دیے گئے۔ کچھ مترادفات بھی درج کیے گئے۔ آ ی حصے میں کچھ مسیحی احکامات وعقا+ اور دعاؤں کا ت جمہ پیش کیا H یا۔ یہ اصل میں پیرا اف کے ت جمے کی مثال ہے۔

یہ پیش کش اور یہ مواد آج بلاشبہ کئی مقامات پر عدم صحت کا حامل بھی ہے او* کافی بھی۔ آج اس کتاب کی قرأت میں کئی مسائل کا سامنا ہے۔ کتاب میں اصوات اور تلفظ ڈچ طر j پر ہے اور الفاظ ادا کرنے کا معاملہ یکسر قاری پر چھوڑ* H یا ہے۔ لازم نہیں کہ ڈچ *.ن تمام مقامی اصوات کو محیط ہو سکے، اس لیے آوازوں کا معاملے میں اس کتاب میں رہنمائی کی عدم موجودگی ا- U ہے۔ یہ مسئلہ بھی درپیش ہے کہ ا- ہی لفظ کا ا5 مختلف جگہ پر مختلف ہے۔ مز+ پر آں مختلف درجات میں کئی الفاظ کا انتخاب در- نہیں کیا H یا۔ کئی ڈچ الفاظ کے اردو مترادفات در- تحو نہیں۔ افعال میں ڈچ الفاظ کی مصدری صورت ہے لیکن اس کے مقابل ہندستانی (اردو) الفاظ کہیں حاصل مصدر کی شکل میں ہیں۔ کہیں فعل امر کی صورت میں اور کہیں کسی اور شکل میں۔ تیسرا خانہ فارسی مترادف کے لیے بنا* H یا لیکن مؤلف کو اس میں مکمل کامیابی نہیں ہوئی۔ اکثر مقامات پر فارسی مترادفات والا خانہ خالی چھوڑ* H یا ہے۔ ابتدائی پینتالیس + راجات کے بعد فارسی *.ن کی تصریف اور مطابقت پر *.ب اور اس کے بعد *. رہ مورس (اردو) *.ن کی تعریف اور مطابقت کا بیان کتاب میں O را اور بے ربطی کی کیفیت پیدا کر دیتا ہے۔ ان تمام خامیوں کے* .وجود یہ کتاب+ ریسی « ب کے حوالے سے ا- اہم کتاب ہے کیوں کہ اس وقت- کوئی تعلیم* مہ*+ ریسی کتاب موجود نہیں تھی۔ یہ کتاب C ی دی طور پر تعلیم* مہ ہے جس میں اردو لغت و قواعد کا بیش قیمت مواد موجود ہے۔

حواشی و حوالہ جات

۱۔ راقم (ڈاکٹر غلام عباس) کا یہ مضمون، بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی کے مجلّہ ''معیار'' شمارہ: ۷ جو* دسمبر ۲۰۱۲ء میں صفحہ ۵۹* ۴۷ پر موجود ہے۔

۲۔ ڈاکٹر معین الدین عقیل، کا مضمون بہ عنوان: ،اُردو*.ن کی اولین قواعد کا قضیہ: روا$ ،انکشاف، تعارف ا مانی مرا *.ن وادب، لمز، لاہور مجلّہ:

C ٔجلد سوم، شمارہ:۱، ۲۰۱۲ء میں صفحہ ۹۵* ۹۷ پر موجود ہے۔

۳۔ @ کرشنا بھاٹیا اور کازوہیکو ماشیڈا کی* لیف:

The Oldest Grammar of Hindustani:contact,communication and colonial lagacy

کی تین جلدیں ہیں جلد اول میں کیٹلر کی کتاب کا* ر [اور بین الثقافتی تناظر اجا / کیا H ہے۔اسی میں قواعد کا جا ٔ ہ بھی ہے۔جلد دوم، حصہ ٔ لغت کو محیط ہے۔حصہ سوم میں مکمل قلمی نسخے کا متن رومن حروف میں درج ہے۔یہ کتاب ۲۰۰۸ء میں

Research Institute for Languages and Cultures of Asia and Africa, Tokyo University of Foreign Studies, Tokyo

سے شایع ہوئی۔

۴۔ ڈاکٹر گوپی چند* ر- کی کتاب ''تپش* مہ ٔ تمنا''، سنگ میل Å X لاہور نے ۲۰۱۲ء میں شائع کی۔

۵۔ ڈاکٹر گوپی چند* ر- کی کتاب ''تپش* مہ ٔ تمنا'' میں یہ مضمون صفحہ ۳۱* ۴۱ پر موجود ہے۔

۶۔ ڈاکٹر @ ۔کے۔ بھاٹیا، ڈاکٹر گوپی چند* ر- ، ڈاکٹر معین الدین عقیل: ان میں سے کسی نے نسخہ ٔ ہیگ کے سوا کوئی نسخہ نہیں دیکھا۔

7. Tej.K.Bhatia,A History of Hindi Grammatical Tradition: Hindi, Hindustani, Grammar,Grammarians,History and Problems,Brill Academic Publishers, IncP:33.

۸۔ J.J. Ketelaar Instructie of Hindoustanse der Persianse Taalen,, ،نسخہ ٔ مخزونہ رائل آرکائیوز ہیگ، ۱۶۹۸، ص: فہر -

۹۔ ایضاً، نسخہ ٔ یو # ، ص:i

۱۰۔ 5 حظہ ہو: J.J. Ketelaar Instructie of Hindoustanse der Persianse Taalen، نسخہ ٔ ہیگ، ص:۴۱

۱۱۔ یہ الفاظ جستہ جستہ مختلف صفحات سے لیے گئے ہیں۔ان الفاظ کے علاوہ بھی درجنوں الفاظ موجود ہیں۔

۱۲۔ J.J. Ketelaar Instructie of Hindoustanse der Persianse Taalen، نسخہ ٔ ہیگ، ص:۶۶۔۶۷/ نسخہ ٔ یوٹرخت، ص:۷۴۔۷۵

۱۳۔ ایضاً، نسخہ ٔ ہیگ، ص:۹۷، نسخہ ٔ یو # ، ص:۸۹

۱۴۔ ایضاً، نسخہ ٔ ہیگ، ۸۷۔۸۸ص: نسخہ ٔ یو # ، ص:۱۰۶۔۱۰۷

۱۵۔ گوپی چند* ر- ، ڈاکٹر، تپش* مہ تمنا، لاہور، سنگ میل Å X ،۲۰۱۲ء ص:۲۳

۱۶۔ ایضاً، ص:۲۸

۱۷۔ ایضاً، نسخہ ٔ ہیگ، ص+ ارد(M میں صفحہ نمبر:۱۱۰ ہو* چاہیے)/ نسخہ ٔ یو # ، ص:۱۳۷

۱۸۔ ایضاً، گوپی چند* ر- ، ڈاکٹر، تپش* مہ تمنا، ص:۲۳

۱۹۔ نسخہ ٔ ہیگ، ص+ ارد(M میں صفحہ نمبر:۱۱۰ ہو* چاہیے)/ نسخہ ٔ یو # ، ص:۱۳۷

۲۰۔ ایضاً

۲۱۔ ایضاً

۲۲۔ نسخہء ہیگ،ص+ اردو(ت M میں صفحہ نمبر:۱۱۰ ہو* چاہیے)

۲۳۔ نسخہء یو ت # ،ص:۱۳۷

۲۴۔ نسخہء ہیگ کے ص:۱۱۰ (ممکنہ) اور نسخہء ہیگ کے ص:۱۳۷ پر بھی د* ردرج ہے۔

۲۵۔ نسخہء ہیگ،ص+ اردو(ت M میں صفحہ نمبر:۱۱۰ ہو* چاہیے)

۲۶۔ نسخہء یو ت # ،ص:۱۳۷

۲۷۔ نسخہء ہیگ،ص+ اردو(ت M میں صفحہ نمبر:۱۱۰ ہو* چاہیے)/نسخہء یو ت # ،ص:۱۳۷

۲۸۔ نسخہء یو ت # ،ص:۱۳۷

۲۹۔ ڈیوڈ ملیس، منتخب مقالات، ایضاً،ص:۳۷

۳۰۔ نسخہء ہیگ،ص+ اردو(ت M میں صفحہ نمبر:۱۱۰ ہو* چاہیے)/نسخہء یو ت # ،ص:۱۳۷

۳۱۔ ایضاً

۳۲۔ . Tej.K.Bhatia,A History of Hindi Grammatical Tradition:................P: 24

۳۳۔ ایضاً،ص:۱۵

۳۴۔ گوپی چند* ر- ،ڈاکٹر،تپش* مہ تمنا،ص:۲۰

۳۵۔ معین الدین عقیل،ڈاکٹر،سید،اُردو* ن کی اولین قواعد کا قضیہ: روا$ ،انکشاف،تعارف(مضمون مشمولہ C ی د،ص:۲۷

۳۶۔ ایضاً

۳۷۔ H.W.BODIWITZ (ایچ۔ڈبلیو،بوڈیوز)، Ketelaar and Millius and their Grammar of Hindustani
(کیٹلر، ملیس اوران کی ہندستانی کی قواعد)، بلٹن آف دکن کالج،،شمارہ ۵۵۔۵۴،* ۹۵/۱۹۹۴ء،ص:۱۲۶

۳۸۔ ایضاً

۳۹۔ بنجمن شلزے کی کتاب ''Grammatica Hindustanica'' لاطینی* ن میں لکھی گئی اور ۱۷۴۵ء میں شایع ہوئی۔

۴۰۔ پیش لفظ کے آ میں مقام ''ہال سکسینی'' اور* ریخ ''۳۰ جون ۱۷۴۱ء'' درج ہے۔

۴۱۔ یہ ت جمہ مع حواشی مجلس ت قی ءادب لاہور نے ۱۹۷۳ء میں ''ہندستانی ا ائمر'' کے* م سے شایع کیا۔

۴۲۔ ابواللیث صدیقی(ت M و ت جمہ)، ہندستانی ا ائمر (از شلزے)، لاہور، مجلس ت قی ءادب، ۱۹۷۷ء،ص:۵۱

۴۳۔ معین الدین عقیل،ڈاکٹر C د،جلد سوم، شمارہ:۱،ص:۷۰

۴۴۔ بنجمن شلزے، ہندستانی ا ائمر (ت M و ت جمہ) ڈاکٹر ابواللیث صدیقی)،ص:ہ

کتابیات:

کتب ورسائل (اردو)

☆ ابواللیث صدیقی (مترجم)، ہندستانی ا ائمر (از شلزے)، لاہور، مجلس ت قی ءادب، ۱۹۷۳ء

☆ بلٹن آف دکن کالج‘، شمارہ ۵۵_۵۴، پو* /۹۵_۱۹۹۴ء

☆ C ئ ڈشمارہ:۱، جلدسوم، لمز لاہور، جنوری* مارچ ۲۰۱۲ء

☆ گوپی چند* رَ- ، ڈاکٹر، تپش* مہ ءتمنّا، لاہور، سنگِ میل پبلیکیشنز، ۲۰۱۲ء

☆ ’معیار‘ بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی اسلام*. د، شمارہ ۷، جون* دسمبر ۲۰۱۲ء

کتب (یورپی*. 3

لاطینی

Benjamini Shulzii,Grammatica Hindostanica,Halae Saxonum,In Typographia Instituti Judaici, 1745A,D,

☆

Davidis Milli, Dissertationes Selectae Varia S. Literarum et Antiquitatis Orientalis Capita ...,Leiden, 1743.

ڈچ

J.J.Ketelaar, Instructie of Hindoustanse der Persianse Taalen.. .(manuscript), Hague , Royal Archives,1698A.D.

☆

J.J.Ketelaar, Instructie of Hindoustanse der Persianse Taalen.. . (manuscript),University of Uetricht.1698A.D.

انگریزی

T.K.Bhatia, A History of Hindi Grammatical Tradition:Hindi,Hindustani Grammars,Grammarians,History and Problems, Brill Academic Publishers, 1987A.D.

☆

T.K. Bhatia, & Kazohiko Machida,The Oldest Grammar of HindustaniT.K.Bhatia, contact, communication and colonial lagacy Research Institute for Languages and Cultures of Asia and Africa, Tokyo University of Foreign Studies, Tokyo,2008A.D.